بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 22 اکتوبر 2021ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ایک روایت میں حضرت عبید اللہ بن عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک جھگڑے کا ذکر ملتا ہے۔ یہ روایات کس حد تک درست ہیں یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ایک روایت میں یہ بھی ملتا ہے کہ یہ جھگڑا اس وقت ہوا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ابھی خلیفہ منتخب نہ ہوئے تھے ۔ اس جھگڑا کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کسی ثبوت کی غیر موجودگی میں خود سے ہی ہرمزان کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد حضرت عبید اللہ بن عمر نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ مدینہ میں تمام غیر عرب غلاموں کو قتل کر دیں گے۔ اس بات سے تمام مہاجرین نے آپ کو منع کیا لیکن آپ اس پر مصر رہے۔ بعض روایات میں ملتا ہے کہ بعد میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مقتولین کو خون بہا ادا کیا جبکہ دوسری روایات میں ملتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبید اللہ کو ہرمزان کے بیٹے کے حوالے کر دیا تھا تاوہ اپنے باپ کے قتل کا قصاص لے لے لیکن اس نے حضرت عبید اللہ کو معاف کر دیا۔

روایت میں ملتا ہے کہ وفات سے قبل حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرے کفن میں میانہ روی سے کام لینا اور میری قبر کے متعلق بھی میانہ روی سے کام لینا ۔ اور میرے جنازے کے ساتھ کسی عورت کو نہ لیکر جانا۔ اور میری کوئی ایسی تعریف بیان نہ کرنا جو مجھ میں نہیں ہے کیونکہ اللہ مجھے زیادہ بہتر جانتا ہے۔

ایک روایت میں ملتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ نے آپ کے ذریعہ نئے شہر آباد کئے اور بہت سی فتوحات حاصل ہوئیں۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا کہ میری تو تمنا ہے کہ اس سے ایسے نجات پا جاؤں کہ نہ میرے لئے کوئی اجر ہو اور نہ کوئی بوجھ یعنی اس بات پر فخر نہیں کہ میں نے بڑے بڑے کام کئے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا خوف غالب تھا اور اپنی آخرت کی

فکر تھی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا: حضرت عمر ایسے انسان تھے جنہوں نے اپنی ساری عمر ہی ملتِ اسلامیہ کے غم میں بھلادی اور جنہوں نے ہر موقع پر اعلیٰ سے اعلیٰ قربانی کی۔

آپ کے بیٹے حضرت عبد اللہ بن عمر نے آپ کو غسل دیا اور مسجدِ نبوی میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مختلف اوقات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ۱۰ بیویاں تھیں جن سے آپ کے نو بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ آپ کی ایک بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں جو امہات المؤمنین میں شامل ہیں ۔

آپ کے جنازہ کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کیلئے رحمت کی دعا کی اور کہا کہ آپ نے کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جو آپ سے بڑھ کر مجھے اس لحاظ سے پیارا ہو کہ میں اس کے اعمال جیسے عمل کرتے ہوئے اللہ سے ملوں۔

مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب میں رسول اللہ صلعم کو دنیا کی تاریخ کا سب سے زیادہ influential انسان قرار دیا ہے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ کو ۵۲ نمبر پر رکھا ہے۔ وہ حضرت عمر کے بارہ میں لکھتا ہے کہ آپ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ اور سب سے عظیم خلیفہ تھے۔ آغاز میں آپ اسلام کے مضبوط ترین دشمنوں میں سے تھے ۔ تاہم اچانک عمر نے اسلام قبول کر لیا اور اسلام کے مضبوط ترین حمایتیوں میں سے ہو گئے۔ سینٹ پال کے عیسائی ہونے سے اس کی مشابہت حیرت انگیز ہے۔ عمر محمد صلعم کے قریب ترین مشیروں میں سے تھے اور وفات تک ایسے ہی رہے۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور ان کی خوبیاں اور اوصاف بیان فرمائے ۔